پستہ کی پیداواری ٹیکنالوجی

پستہ فارسی کے لفظ پستہ سے نکلا ہے دنیا بھر میں جو پستہ سب سے عام اور زیادہ کاشت کیا جاتا ہے۔ وہ Pistachio Vera ہے جو Anacardiaceac خاندان سے تعلق رکھتا ہے دیگر اہم اقسام درج ذیل ہیں۔

1- Pistachio Terelanthus

2- Pistachio Atlantia

3- Pistachio Motica

4- Pistachio Chinesis

یہ دراصل چین، ایشیائے کوچک، الجزائر اور بحیرہ روم کے خطے سے تعلق رکھتا ہے اور زیادہ تر اٹلی، سپین، فرانس، فلسطین، پاکستان اور امریکہ کے بعض حصوں میں کاشت کیا جاتا ہے۔

پاکستان میں اسکی کاشت زیادہ تر کوئٹہ اور دیگر سرد خشک آب و ہوا والے علاقوں میں کی جاتی ہے۔ مثلاً سکردو، پشاور، ڈیرہ اسماعیل خان وغیرہ۔ ملک میں اسکی کاشت نہ ہونے کے برابر ہے۔

آب و ہوا:

پستہ سرد خشک موسم میں بڑھتا ہے اور پھل دیتا ہے۔ خشک موسم پھل کی پیداوار کیلئے بہت ضروری ہے۔

زمین:

پستہ معتدل چکنی زمینوں میں بھی اگایا جاسکتا ہے۔ اچھی خشک زمین اور گہری زمین اسکی پیداوار کیلئے موزوں ہے۔ پستہ ریتلی زمین میں بھی اگایا جاسکتا ہے۔ لیکن اسکے اچھے نتائج نہیں ملتے۔

افزائش نسل:

پستہ کے درختوں کی افزائش بذریعہ تخم کی جاتی ہے۔ جو سفارش کردہ بھی ہے۔ تخم سے اگائے جانے والے تمام پودے نر نکلتے ہیں جنہیں بعد میں مادہ درخت سے حاصل شدہ چشموں سے پیوند لگانا ضروری ہوتا ہے۔ بجائی

کے لئے ضروری ہے کہ تخم کو 12 گھنٹوں کیلئے پانی میں ڈبو دیں۔ پھر بیج کو نرسری میں 2 فٹ کے فاصلے پر قطاروں میں لگایا جاتا ہے اور بیج سے بیج کا فاصلہ 4 انچ سے 6 انچ رکھا جاتا ہے۔ مارچ میں ایک سال بعد پسندیدہ قسم کے چشموں سے پیوندکرنا چاہیئے۔ مادہ درخت کے چشمے منتخب مادہ پودوں سے حاصل کرنی چاہئیں۔ چشم لگانے کے ایک سال بعد پیوندشدہ پودے اپنی پختہ جگہوں پر منتقلی کیلئے تیار ہونگے۔ منتقلی کیلئے جنوری اور فروری کا مہینہ موزوں ہے نرسری سے حاصل کرنے کے بعد جلد از جلد پودے کو اپنی پختہ جگہ پر لگانا بہت ضروری ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کی جڑیں بہت جلد خشک ہو جاتی ہیں اور جس سے پودے لگانے کے قابل نہیں رہتے یا نئے پتے نکلنے کے فوراً بعد مر جاتے ہیں۔

پودوں کو باغ میں پختہ جگہوں پر 20 سے 30 فٹ کے فاصلے پر قطاروں میں لگا دینا چاہیئے۔ ہر 6 یا 7 درختوں پر زر آبپاشی کیلئے ایک نر درخت کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔

آبپاشی:

پستے کا درخت جب ایک دفعہ مستقل طور پر لگ جائے تو پھر قدرتی بارش پر بھی بغیر آبپاشی کے کامیاب پیداوار دیتا ہے۔ لیکن پاکستان میں بعض مقامات پر نامصائب حالات میں آبپاشی کرنا مناسب بڑھوتری اور پھل کیلئے ضروری ہے۔ موسم گرما میں 1 تا 2 آبپاشی ماہوار اچھے نتائج دیتی ہے۔

کھاد:

پستے کا درخت دوسرے پت جھڑ والے درختوں کی طرح کھاد کا اچھا اثر لیتا ہے۔ گوبر کی کھاد 150 تا 200 من تک فی ایکڑ اچھے نتائج دیتی ہے۔

کاشت اور گوڈی:

موسم گرما میں کبھی کبھار گوڈی کرنی چاہیئے۔ تاکہ گھاس صاف ہو جائے پستے کے باغ میں سال کے دوران کم از کم 2 بار ہل چلانے سے پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔ موسم سرما میں کھاد دینے کے بعد اور موسم گرما

میں پہلے 5,4 سال آلو اور دوسری چھوٹی سبزیاں بھی اس کے باغات میں مخلوط کاشت کے لئے موزوں قرار دی گئی ہیں۔

شاخ تراشی:

پستے کا درخت قدرتی طور پر پھیلا ہوا ہوتا ہے اور اندر کا حصہ کھلا ہوا ہوتا ہے۔ اس لئے شاخوں کو مختصر کرنے کی ضروری نہیں پڑتی ماسوائے خشک شاخوں کے زیادہ شاخ تراشی سے چشمے ضائع ہو جاتے ہیں۔ جو کہ شاخوں کے سروں پر ایک سال پرانی شاخوں پر ہوتے ہیں یہ چشمے نئی شاخوں پر پیوند اور گرافٹنگ میں استعمال ہو سکتے ہیں۔ تخم سے لگائے ہوئے باغ میں اگر ناپسندیدہ نر پودے زیادہ ہوں تو انکی جنس پیوند اور گرافٹنگ سے تبدیل کی جا سکتی ہے۔

نوٹ

یہ تکنیکی معلومات قومی وصوبائی زرعی تحقیقاتی وتوسیعی اداروں کے زرعی سائنس دانوں رزرعی ماہرین کی سالہاسال کی تحقیقات وتجربات سے ماخوذ ہیں۔